لام جیلانی رہتکی نے ایک رسالہ وحدت الوجود کے اثبات میں لکھا جس میں بعض حکایات درج تھیں۔ ان کایات کی تشریح کے لیے زیرِ نظر رسالہ تالیف کیا گیا۔

یس الاعتقاد (فارسی)

خطِ نستعلیق میں لکھے ہوئے نسخہ کے مؤلف محمد عظیم الدین ولد شیخ غلام مرتضٰی مہمی شاہ محمد رمضان مہمی شہید کے مرید اور خلیفہ تھے۔ محمد عظیم الدین صاحب سببِ تالیف یہ لکھتے ہیں:

ایں چند کلمات بر طریقِ اجمال در احوالِ بیعت و اجازت خود و خلاصہ از احوال پُر کمال حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ یہ مع معنی احوال در ایں اجزا موسوم بہ انیس الاعتقاد نمودہ۔

اس سے شاہ محمد رمضان شہید (م ۱۲۴۰ھ) کے مجمل حالات معلوم ہوتے ہیں۔ کتابت کی اغلاط پائی جاتی ہیں۔

ون المجانین (فارسی۔ منظوم)

مثنوی جنون المجانین، شاہ نصر اللہ صدیقی نصرتی (م بارھویں صدی) کی کاوشِ طبع کا نتیجہ ہے۔ انھوں ، یہ مثنوی رمضان ۱۱۰۹ھ میں مکمل کی جب کہ ان کی عمر ۳۳ سال تھی۔ لکھتے ہیں:

سال عمر من سی و سہ سال بود — کایں جنون الاولیا در من نمود

از زمانِ ہجرت خیر الانام — یک ہزار و یک صد و نہ بود نام

در مہم بودیم در شہر صیام — منتہا شد ایں کتاب نیک نام

"جنون المجانین" میں مثنوی معنوی اور فصوص الحکم ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کے خیالات پیش کیے گئے ہیں۔ باب کو "جنون" کا نام دیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار اشعار کی مثنوی ہے۔ زیرِ نظر نسخہ خطِ نستعلیق میں لکھا یا ہے۔ کاتب شیخ ابوالحسن ولد شیخ امام الدین نے شاہ عالم غازی کے عہد میں ۱۷ ربیع الاول ۱۱۸۱ھ کو رنگ محل، ر میں یہ نسخہ مکمل کیا۔ قدرے آب رسیدہ اور کرم خوردہ ہے مگر متن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

سالہ در بیان فنا (فارسی)

تصوف کے موضوع پر شیخ شرف الدین یحییٰ منیری (م ۷۸۱ھ) کا یہ رسالہ شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت کیا یا ہے۔ کاتب کا نام "ابوالعلی احراری الحسینی" ہے۔ تاریخِ کتابت درج نہیں ہے۔ رسالہ کرم خوردہ اور پیوند شدہ ہے۔

سالہ قادری

گیارہ ورق کا یہ رسالہ شاہ محمد غوث لاہوری (م ۱۱۵۲ھ) بن سید حسن قادری کے رشحاتِ قلم میں سے ہے۔

خطِ نستعلیق میں لکھا ہوا ہے کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ کتابت کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ صفحات کے کناروں پر یہ عنوانات درج ہیں۔ مراقبہ حضور، مراقبہ شہود، تعریف سیر الی اللہ، بیان سیر الی اللہ، بیان وصل شدن بحق، بیان عالمِ ملکوت، بیان عالمِ جبروت، بیان درفرق جبروت ولاہوت، سبب ظہور کراماتِ اولیاء۔

رسالہ وحدت الوجود و وحدت الشہود (فارسی)

یہ رسالہ بھی شاہ محمد غوث بن سید حسن قادری کی تالیف ہے۔ ۸ ورقوں کا مختصر سا رسالہ ہے۔ ناقص الآخر ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ خط نستعلیق میں کتابت کی گئی ہے۔

شرائط المریدین

شاہ غلام جیلانی رہتکی نے متقدمین کی تصنیفات سے اخذ کر کے پیر اور مرید کے باہمی تعلقات پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ شیخ کرم علی ولد شیخ عظیم اللہ ساکن دارالشفا قلعہ قصبہ رہتک میں ۱۲۳۴ھ کو کتابت سے فارغ ہوا۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے۔

تمام شد رسالہ ہذا المسمّی بہ شرائط المریدین من تصنیف حضرت شاہ غلام جیلانی عفی عنہ از دست خط شیخ کرم علی ولد شیخ عظیم اللہ مولی ساکن دارالشفا قلعہ رہتک بروز مبارک دوشنبہ ۱۲۳۴ھ النبوی صلعم مطابق سنہ سیزدہ محمد اکبر شاہ بادشاہ ..... صورت تحریر ..... پذیرفت۔

طریق الہدیٰ

تصوف کے موضوع پر ہے۔ اس رسالے کے مؤلف شاہ غلام جیلانی رہتکی ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ جب طالبِ صادق میں طلبِ آخرت پیدا ہوتی ہے اور وہ دنیا سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کا رویہ کیا ہوتا ہے۔ رسالہ تین فصلوں پر منقسم ہے۔

فصل اوّل آنچہ بفہم تعلق دارد

فصل دوم آنچہ باصول و نقول تعلق دارد

فصل سوم آنچہ بحال تعلق دارد

فتوحاتِ مرشدیہ (فارسی)

خوبصورت خطِ نستعلیق میں مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔ اس کے مؤلف حافظ محمد ضیاء الدین ولد مولوی معین الدین متوطن نارنول، شاہ محمد رمضان مہمی کے مرید تھے، انھوں نے اپنے پیر و مرشد

کی تعلیمات بیان کی ہیں۔ کتاب تین ابواب (فتوحات) پر مشتمل ہے ۔

فتوح اول : در باب مسئلہ تصوف

فتوح دوم : در سلوک طریق

فتوح سوم : در باب اربعین

فوز النجاۃ (فارسی)

شکستہ آمیز خطِ نستعلیق میں "فوز النجاۃ" کا زیرِ نظر نسخہ محمد اسماعیل نامی کاتب نے محرم ۱۲۳۴ھ کو مکمل کیا۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے :

تمت الکتاب المستطاب فوز النجاۃ من تصنیفات قطب الاقطاب محبوب رب الارباب حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی قدس سرہٗ بتاریخ غرّہ شہر محرم الحرام ۱۲۳۴ ہجریہ مقدسہ بمقام رہتک در مکانِ مبارک جناب حضرت محبوب یزدانی مقبول ربانی مرشدنا حضرت شاہ غلام جیلانی مدظلہم العالی بدست احقر العباد کمترین غلامانِ غلام، خاکپائے نعل شریف محمد اسماعیل عفی عنہ تحریر پذیرفت ۔

شیخ محمد افضل الہ آبادی (م ۱۱۲۴ھ) نے وحدت الوجود کے موضوع پر اپنی دوسری تالیفات کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ موضوعِ بحث ابنِ عربی کی "فصوص الحکم" اور "فتوحاتِ مکیہ" ہیں۔

لوامع البینات فی الاسماء والصفات (عربی)

امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کی تالیف "لوامع البینات فی الاسماء والصفات" کے نسخے اکثر ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر اہم تالیف ہے۔ تین اقسام میں منقسم ہے :

قسم اول فی المبادی والمقدمات

قسم ثانی فی المقاصد والغایات

قسم ثالث فی اللواحق والتتمات

زیرِ نظر نسخہ شکستہ آمیز نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخِ کتابت درج نہیں کی۔ نسخہ کے آغاز میں مہروں کے نو نشانات ہیں، جن میں سے ایک "بندہ خانہ زاد بادشاہ عالمگیر" پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک عبارت "۲۹ شوال ۔۔۔۔۔ دیدہ شد" ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ شاہی کتب خانہ کی زینت رہ چکا ہے ۔

مصباح السالکین (فارسی)

تصوف وسلوک کے موضوع پر یہ نسخہ شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت شدہ ہے۔ مؤلف سید محمد عبد العظیم گیلانی لاہوری ثم پانی پتی (م ۱۲۲۷ھ) نے سبب تالیف ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

سبب تالیف این کتاب این بود کہ احوال مرشد حقیقی و شیخ المشائخ اظہار نمایم زیرا کہ احوال مشائخ متقدمین اکثر بزرگان نوشتہ و احوال متاخرین کم کسے ضبط نمودہ اند و این فقیر را اشتیاق کامل افتادہ بود کہ این را ثبت نمایم ...... احوال مرشد و دیگر فقرا کہ در خدمت اوشان این بندہ مشرف شدہ ...... چند مقدمات ضروری کہ سالک بے این راہ بر نمی شود و بمدعا نمی رسد و این فقیر آنچہ از کتابہائے سلوک دیدہ و از زبانی مرشد و استاد شنیدہ مسطور ساختم۔ (ص ۵ - ۶)

مؤلف نے متن کتاب میں اپنے مرشد کا نام نہیں لکھا لیکن دوسرے ذرائع سے ان کا نام سید حفیظ اللہ قادری (م ۱۱۸۸ھ) معلوم ہوتا ہے۔

کتاب حسب ذیل نو ابواب پر مشتمل ہے:

باب اول : در بیان اقسام سالکان

باب دوم : در بیان توحید و اسلام و احکام

باب سوم : در بیان طہارت و صلوٰۃ و صوم و حج و زکوٰۃ و کلمہ

باب چہارم : در بیان فقر و توبہ و توکل و تسلیم

باب پنجم : در بیان بیعت و ارادت

باب ششم : در بیان احوال عقل و علم و شریعت و طریقت و حقیقت و تجلیات

باب ہفتم : در بیان سماع و وجد

باب ہشتم : در بیان عشق و محبت و حالات و ثمرات و کمالات

باب نہم : در بیان نکتہ ہای غریب و سخنہائے عجیب

کتاب پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں البتہ حسب ذیل یادداشت ملتی ہے۔

این کتاب مستطاب مصنفہ و مکتوبہ بدست شریف خود حضرت مولانا الاجل موصوف بہمہ اوصاف تکریم شاہ عبد العظیم لاہوری ثم پانی پتی قدس سرہٗ العزیز عنایت فرمودہ بحضرت عالی جاہ و الاشان حضرت مولانا

محمد رمضان رحمۃ اللہ الرحمان شہید ۔۔۔۔۔۔

معرفت السلوک (فارسی)

شیخ محمود چشتی کی تالیف "معرفت السلوک" کا زیر نظر نسخہ شکستہ آمیز نستعلیق میں ہے ۔ کاتب اس کی کتابت سے جمادی الثانی ۱۲۳۲ھ کو فارغ ہوا ۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا ہے ۔ مؤلف نے "معرفت السلوک" میں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کی تشریح کی ہے ۔ اس تشریح و توضیح کے بارے میں لکھتے:

سیر نکتہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ تحقیق کردن بسی مشکل است ازاں کہ این کار صاحب دل است ۔۔۔ حضرت پیر دستگیر این فقیر را بہر کشف سیر نکتہ من عرف نفسہ در اصطلاح خود و بطور مرغوب بمراتب چہارہ وجود بہ چہار دائرہ نوشتہ و بیان کردہ اند ۔۔۔۔۔۔ بحقیقت این مراتب این فقیر واصل شدہ پس این فقیر آں کلمات اجمالی را از فیض نظر آن حضرت ۔۔۔۔۔۔ شرح دادہ ۔۔۔۔۔ و نام این کتاب معرفت السلوک نہادہ ۔

ملاک الاعتقاد نجاۃ المعاد (فارسی)

زیر نظر نسخہ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی (شاگرد شیخ محمد افضل الہ آبادی) کی تصنیف ہے اور تصوف و صوفیائے چشت کے احوال میں ہے ۔ مقدمہ، مقصد اور خاتمہ پر مشتمل ہے ۔ یہ نسخہ شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت شدہ ہے، قدرے آب رسیدہ اور کرم خوردہ ہے ۔ کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں کی ۔

مناہج الطالبین و مسالک الصادقین (فارسی)

اخلاق و تصوف کے موضوع پر یہ اہم کتاب ہے جو محمود بن سعد اللہ اصفہانی نے ۷۲۸ھ میں لکھی ۔ گیارہ ابواب پر منقسم ہے ۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قونیہ میں موجود ہے ۔ (ترک: با فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم ص ۱۴۲۵ - احمد منزوی) ۔ زیر نظر نسخہ پیر علی بن ابو الفتح نامی کاتب نے ذو القعدہ ۸۷۴ھ میں خط نستعلیق میں کیا ہے

ہدایت الطالبین (فارسی)

عرفان و تصوف کے موضوع سے متعلق ہے ۔ اس کے مؤلف ابو سعید بن فضل اللہ احمد المحمد الحسینی کاکا ہیں ۔ ہدایت الطالبین مندرجہ ذیل پانچ مقاصد پر مشتمل ہے:

مقصد اول: در بیان اذکار جہر سلسلہ چشتیہ و قادریہ و شطاریہ

مقصد دوم: در بیان اشغال خفی و حبس دم و مراقبات طریقہ قادریہ و چشتیہ و شطاریہ و قلندریہ

مقصد سوم : در بیان اشغال طریقۂ نقشبندیہ

مقصد چہارم : در بیان صلوٰۃ تہجد و اشراق وچاشت وغیرہا

مقصد پنجم : در بیان اوراد و اعمال و شجرہ ہائے سلاسل خمسہ

زیر نظر نسخہ جمادی الاخری ۱۲۴۴ھ میں محمد اسماعیل نامی کاتب نے شاہ غلام جیلانی رہتکی کے ایما پر ان کے مکان واقع "مہم" پر کتابت کیا۔

الفہرست

از : محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق —— اردو ترجمہ : محمد اسحاق بھٹی

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی مستند تاریخ ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں، قرآن مجید، نزولِ قرآن، جمع قرآن، قرائے کرام، فصاحت و بلاغت، ادب وانشا اور اس کے مختلف مکاتبِ فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارسِ فکر، نحو منطق، فلسفہ، ریاضی وحساب، سحر و شعبدہ بازی، طب اور صنعتِ کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علما و ماہرین اور اس سلسلے کی تصنیفات کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واضح کیا گیا ہے کہ یہ علوم کب اور کیونکر عالم وجود میں آئے۔ پھر ہندوستان اور چین وغیرہ میں اس وقت جو مذاہب رائج تھے، ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج اور بولی جاتی تھیں اور اُن کی تحریر و کتابت کے کیا اسلوب تھے۔ ان کی ابتدا کس طرح ہوئی اور وہ ترقی و ارتقا کی کن کن منازل سے گزریں۔ ان زبانوں کی کتابت کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔

ترجمہ اصل عربی کتاب کے کئی مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ضروری حواشی دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

صفحات ۹۴۶ مع اشاریہ قیمت : ۲۷/۰۰ روپے

ملنے کا پتا : ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور